402

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20۔جون 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ گوشوارہ بابت سال 15-2014

مطالبات زر برائے سال 15-2014 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر PC-21001	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 70 لاکھ 85 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد اول کے صفحات 1 تا 9 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21002	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 3۔ ارب 93 کروڑ 46 لاکھ 21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد اول کے صفحات 11 تا 46 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21003	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 7 کروڑ 11 لاکھ 2 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد اول کے صفحات 47 تا 61 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21004	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 46 کروڑ 68 لاکھ 30 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 2015-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد اول کے صفحات 63 تا 72 ملاحظہ فرمائیں۔

403

مطالبہ نمبر PC-21005	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو2۔ارب23کروڑ89لاکھ56ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015کو ختم ہونے والے مالی سال2014-15کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"جنگلات"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال2014-15جلد اول کے صفحات73تا95ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21006	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو6کروڑ44لاکھ26ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015کو ختم ہونے والے مالی سال2014-15کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"رجسٹریشن"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال2014-15جلد اول کے صفحات97تا109ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21007	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو11کروڑ50لاکھ34ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015کو ختم ہونے والے مالی سال2014-15کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"اخراجات برائے قانون موٹر گاڑیاں"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال2014-15جلد اول کے صفحات111تا125ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21008	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو31کروڑ63لاکھ15ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015کو ختم ہونے والے مالی سال2014-15کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"دیگر ٹیکس و محصولات"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 2014-15 جلد اول کے صفحات127تا150ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21009	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو15۔ارب23کروڑ39 لاکھ30 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال2014-15کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"آبپاشی و بحالی اراضی"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال2014-15جلد اول کے صفحات151تا296ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21010	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو22۔ارب67کروڑ17لاکھ51ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال2014-15کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"انتظام عمومی"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال2014-15جلد اول کے صفحات315تا795ملاحظہ فرمائیں۔

404

مطالبہ نمبر PC-21011	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 8۔ارب 86 کروڑ 49 لاکھ 45 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد اول کے صفحات 797تا859 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21012	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 7۔ارب 36 کروڑ 29 لاکھ 16 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد اول کے صفحات 861تا899 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21013	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 81۔ارب 68 کروڑ 39 لاکھ 7 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد اول کے صفحات 901تا986 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21014	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 11 کروڑ 51 لاکھ 52 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد اول کے صفحات 987تا1000 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21015	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 44۔ارب 34 کروڑ 84 لاکھ 69 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم برداشت "کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد اول کے صفحات 1001تا1266 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21016	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 55۔ارب 13 کروڑ 9 لاکھ 17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 1267تا1608 ملاحظہ فرمائیں۔

405

مطالبہ نمبر PC-21017	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 10۔ارب 35 کروڑ 48 لاکھ 90 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 1609 تا 1656 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21018	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 7۔ارب ایک کروڑ 7 لاکھ 78 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 1657 تا 1774 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21019	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 52 کروڑ 16 لاکھ 36 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 1775 تا 1791 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21020	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 3۔ارب 69 کروڑ 23 لاکھ 71 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 1793 تا 1906 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21021	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 17 کروڑ 5 لاکھ 84 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 1907 تا 1930 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21022	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 6۔ارب 81 کروڑ 61 لاکھ 48 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 1931 تا 1983 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21023	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2۔ارب 43 کروڑ 58 لاکھ 80 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 1985 تا 2088 ملاحظہ فرمائیں۔

406

مطالبہ نمبر PC-21024	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 3۔ارب 76 کروڑ 8 لاکھ 36 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 2089 تا 2136 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21025	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 6۔ارب 51 کروڑ، 13 لاکھ 83 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 2137 تا 2193 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21026	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 32 کروڑ 39 لاکھ 98 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد محکمہ "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 2195 تا 2211 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21027	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 38 کروڑ 74 لاکھ 18 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 2213 تا 2226 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21028	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب 4 ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 2233 تا 2238 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21029	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 19 کروڑ 90 لاکھ 24 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 2239 تا 2263 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21030	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 22۔ارب 78 کروڑ 50 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 2265 تا 2269 ملاحظہ فرمائیں۔

407

مطالبہ نمبر PC-21031	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2۔کھرب 70۔ ارب 36 کروڑ 96 لاکھ 89 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 2271 تا 2411 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21032	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 5 کروڑ 92 لاکھ 20 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 2413 تا 2427 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-13033	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب 29۔ارب 83 کروڑ، 22 لاکھ، 58 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 2429 تا 2448 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-13034	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 68 لاکھ 28 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 2449 تا 2460 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-13035	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 2014-15 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 2461 تا 2465 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-13050	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 14۔ارب 96 کروڑ 8 لاکھ 32 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سرمایہ کاری برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 2491 تا 2495 ملاحظہ فرمائیں۔

408

مطالبہ نمبر PC-22036	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2، کھرب، 16۔ارب 59 کروڑ 58 لاکھ 41 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر (ترقیات) برائے سال 15-2014 جلد اول کے صفحات 1 تا 613 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-12037	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 47۔ارب 97 کروڑ 51 لاکھ 88 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 2015-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر (ترقیات) برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 1 تا 51 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-12038	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 19 کروڑ 5 لاکھ 51 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر (ترقیات) برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 53 تا 57 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-12040	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 50 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال -2014 15 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر (ترقیات) برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 59 تا 63 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-12041	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 31۔ارب 71 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات وپل" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر (ترقیات) برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 65 تا 203 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-12042	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 48۔ارب 2 کروڑ 84 لاکھ 20 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر (ترقیات) برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 205 تا 497 ملاحظہ فرمائیں۔

409

مطالبہ نمبر PC-12043	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو13۔ارب54کروڑ64لاکھ44ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2015کو ختم ہونے والے مالی سال15-2014کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/ خود مختار ادارا جات وغیرہ "برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر(ترقیات) برائے سال15-2014 جلد دوم کے صفحات499تا513ملاحظہ فرمائیں۔

410

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا نواں اجلاس

جمعتہ المبارک،20۔جون2014

(یوم الجمع،21۔شعبان المعظم1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر25منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ۝١ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ۝٢ وَمَا يَنطِقُ عَنِ
الْهَوَىٰ ۝٣ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝٤ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۝٥ ذُو مِرَّةٍ
فَاسْتَوَىٰ ۝٦ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ۝٧ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ۝٨ فَكَانَ قَابَ
قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۝٩ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ۝١٠

سورۃ النّجم آیات 1تا10

تارے کی قسم جب غائب ہونے لگے(1) کہ تمہارے رفیق (محمدؐ) نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں(2)اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں(3) یہ (قرآن) تو حکم اللہ ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے(4)ان کو نہایت قوت والے نے سکھایا(5)(یعنی جبرائیل)طاقتور نے پھر وہ پورے نظر آئے (6)اور وہ (آسمان کے)اونچے کنارے میں تھے (7) پھر قریب ہوئے اوراَور آگے بڑھے(8)تو دو کمان کے فاصلے پر یااس سے بھی کم(9) پھر اللہ نے اپنے بندے کی طرف جو بھیجا سو بھیجا(10)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

میرے آقا میرے لجپال مدینے والے
سب کے حالات بدل ڈال مدینے والے
اپنی آنکھوں سے لگاؤں میں سنہری جالی
مجھ کو بلوائیے ہر سال مدینے والے
صدقہ حسنین کا بھر دیجئے جھولی سب کی
سب کو کر دیجئے خوشحال مدینے والے
آل اطہار کے میں گیت ہمیشہ گاؤں
خوش رہے مجھ سے تیری آل مدینے والے

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم تحریک التوائے کار کو لیتے ہیں۔ سب سے پہلے تحریک التوائے کار نمبر 14/211 جو شیخ علاؤالدین، محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے پیش کی گئی، جو پڑھی جا چکی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس تحریک کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک کا جواب موصول ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! متوجہ ہوں، یہ تحریک التوائے کار آپ اور محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! فرمائیں۔

پنجاب ہائر ایجوکیشن اور رجسٹرار یونیورسٹی آف گجرات کی باہمی چپقلش کی بناء پر مرے کالج سیالکوٹ کے بی ایس پروگرام کے دو ہزار طلباء کے مستقبل کو خطرہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! گورنمنٹ مرے کالج سیالکوٹ جو کہ یونیورسٹی آف گجرات سے الحاق شدہ ہے، گورنمنٹ آف پنجاب نے 2010 میں مذکورہ کالج میں بی ایس سی کلاسز کا آغاز کیا تھا۔ اس کالج میں درج ذیل مضامین چار سالہ پروگرام کے تحت پڑھائے جا رہے ہیں۔ ان میں بی بی اے، باٹنی، کیمسٹری، اکنامکس، انگلش، انفارمیشن ٹیکنالوجی، اسلامیات، میتھ، فزکس، پولیٹیکل سائنس، سائیکالوجی ہیں۔ 2013 کے visit کے دوران الحاق کمیٹی نے اپنی سفارشات میں مذکورہ کالج میں infrastructure اساتذہ کی شدید کمی کے بارے میں آگاہ کیا۔ کالج میں تمام سائنس مضامین کی لیبارٹریز اور پریکٹیکل کا سامان نہ ہونے کے برابر تھا، اس کے علاوہ آئی ٹی اور بی بی اے کا کوئی بھی ریگولر لیکچرار موجود نہیں تھا اور کچھ ڈیپارٹمنٹس میں صرف سی ٹی آئی اساتذہ موجود تھے، سمسٹر سسٹم میں کوالٹی ایجوکیشن کے لئے ریگولر اساتذہ کا موجود ہونا بہت ضروری ہے۔ تاہم طلباء کے مستقبل کے لئے یونیورسٹی نے 26۔ نومبر 2013 کو تمام بی ایس سی پروگرام کو جاری رکھنے کی اجازت دے دی ہے، لیٹر کی کاپی بھی منسلک کی گئی ہے۔ اساتذہ اور infrastructure کی کمی انشاء اللہ جلد ہی پوری ہو جائے گی۔ رپورٹ الحاق کمیٹی کو پیش کی جائے گی جن کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے 2014 میں کچھ ڈیپارٹمنٹس میں کام شروع کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: حضرت! کیا کرتے ہیں؟ تحریک التوائے کار پر بحث نہیں ہو سکتی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایک تو ہمیں تحریک التوائے کار کی کاپی فراہم نہیں کی جاتی، اس کے علاوہ اس میں ایک لیٹر کا حوالہ دیا گیا ہے وہ لیٹر ان کے پاس اللہ میاں سے آیا یا کہاں سے آیا وہ بھی نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے، اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض تو سن لیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر لیٹر کی کاپی مجھے دے دیتے تو مجھے پتا چلتا کہ جواب صحیح آیا ہے یا غلط۔

جناب سپیکر: اس پر بات نہیں ہو سکتی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، وہ جس لیٹر کا حوالہ دے رہے ہیں مجھے کیا پتا وہ لیٹر کیا ہے؟

جناب سپیکر: آپ یہ لیٹر دیکھ لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ مجھے دکھا دیں۔

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ مطالبات زر بابت سال 15-2014 پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: اب ہم سالانہ بجٹ برائے سال 15-2014 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری کا آغاز کرتے ہیں 15-2014 کے سالانہ بجٹ میں مطالبات زر کی تعداد 43 ہے، حکومت اور اپوزیشن کے درمیان یہ طے ہوا ہے کہ ان 43 مطالبات زر میں صرف چھ مطالبات زر پر حسب ذیل ترتیب سے cut motions پیش کی جائیں گی۔ مطالبہ زر نمبر PC-21013 پولیس پر cut motion کے ذریعے کارروائی آج شروع ہو کر بروز سوموار 23۔ جون 2014 شام 5:00 بجے تک جاری رہے گی، باقی

ماندہ مطالبات زر پر کارروائی قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ (4)144 کے تحت guillotine کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔ اب ہم کارروائی کا آغاز کرتے ہیں وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 21013 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "ایک رقم جو 81-ارب، 68 کروڑ، 39 لاکھ، 7 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "ایک رقم جو 81-ارب، 68 کروڑ، 39 لاکھ، 7 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبر PC-21013 میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ میاں محمود الرشید، میاں محمد اسلم اقبال، جناب محمد صدیق خان، ڈاکٹر مراد راس، ملک تیمور مسعود، جناب آصف محمود، راجہ راشد حفیظ، جناب اعجاز خان، جناب محمد عارف عباسی، جناب اعجاز حسین بخاری، ڈاکٹر صلاح الدین خان، جناب احمد خان بھچر، جناب محمد سبطین خان، جناب خرم شہزاد، جناب مسعود شفقت، جناب ظہیرالدین خان علیزئی، جناب جاوید اختر، جناب وحید اصغر ڈوگر، جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی، جناب احمد علی خان دریشک، سردار علی رضا خان دریشک، جناب عبدالحمید خان نیازی، میاں ممتاز احمد مہاروی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا، ڈاکٹر نوشین حامد،

محترمہ راحیلہ انور، محترمہ نگہت انتصار، محترمہ نبیلہ حاکم علی خان، محترمہ ناہید نعیم، محترمہ شُنیلا رُوت! آپ میں سے کوئی بھی یہ cut motion پیش کر سکتا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں move کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، move کریں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"81-ارب، 68کروڑ، 39لاکھ، 7ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر PC-21013 "پولیس" کو کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"81-ارب، 68کروڑ، 39لاکھ، 7ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر PC-21013 "پولیس" کو کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد صدیق خان!

جناب محمد صدیق خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں نے جو پولیس ڈیپارٹمنٹ کی مد میں کٹوتی کی تحریک پیش کی ہے اس سال پولیس کی مد میں 81 بلین سے زائد کی جو رقم مختص کی گئی ہے اور اس سلسلے میں مطالبہ زر میں جو ڈیمانڈ کی گئی ہے اس پر جو میرا اعتراض ہے وہ یہ ہے کہ ایک تو یہ رقم جو تھی گزشتہ سال کے مقابلے میں 16 فیصد زیادہ ہے اور یہ رقم پاکستان کے مزدوروں، کسانوں، پنشنروں اور حکومت پنجاب کے جو ملازمین ہیں یہ ان کے خون پسینہ کی کمائی ہے، ان کے ٹیکس کی رقم ہے، یہ ٹیکس اس لئے دیا گیا کہ یہ ادارے اپنی ذمہ داری پوری کریں۔ ان کی کیا ذمہ داری ہے، پنجاب کے عوام کی مالی، جانی جو حقوق ہیں اس کی حفاظت کریں لیکن بدبختی سے یہ ادارے آج ایک سیاسی tool کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ جس طرح کے گزشتہ تین چار دنوں میں لاہور میں ایک پولیس دہشت گردی کی جو ہولی کھیلی گئی جس کا پوری دنیا میں ہمارے آزاد میڈیا اور highly professional and effective media نے جس طرح سے ان واقعات کو cover کیا ہے، جس طرح سے اس کی فوٹیج دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی بھی ذی شعور آدمی اور باضمیر پاکستانی اور civilized پاکستانی اس کو

appreciate نہیں کرے گا کہ ان کے فنڈز میں 16 فیصد صوبہ پنجاب کی عوام کی خون پسینے کی کمائی کے حوالے سے اضافہ کر دیا جائے کیونکہ یہ ادارہ یہ پولیس کا ادارہ ان funds کو misuse کر رہا ہے۔ پولیس کی ویب سائٹ کا جو crime rate ہے اس کا ریکارڈ میرے پاس موجود ہے کہ جو یکم جنوری سے 30۔ مئی تک جو crime rate میں اضافہ ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ ان پانچ ماہ میں 12 فیصد اضافہ ہے۔ خاص طور پر جو property crimes ہیں جس میں ransom کے cases ہیں یعنی abduction for ransom کے cases ہیں اور اس کے ساتھ ڈکیتی اور چوری وغیرہ کے واقعات میں بھی بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری پولیس صرف اور صرف ایک پولیٹیکل پولیس بن چکی ہے اور وہ آج کے حکمرانوں کے ہاتھوں میں کھیل رہی ہے وہ ایک dynasty rule کے لئے اپنا کردار ادا کر رہی ہے جس کے لئے میں اس معزز ایوان کے سامنے درخواست کروں گا کہ جو پنجاب کے غریب لوگوں کے خون پسینے کی کمائی ہے اس کا مصرف ان حکمرانوں کے لئے نہ کیا جائے، اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ آپ دیکھیں پولیس کا یہ کام ہے کہ state نے اس کو جو ذمہ داری دی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بہت اعلیٰ ذمہ داری ہے۔ اس نے عوامی حقوق کا تحفظ کرنا ہے، اس نے عوام کے جان و مال کا تحفظ کرنا ہے بلکہ میں آج کے نوائے وقت کی یہ خبر quote کرنا چاہوں گا کہ معزز ہائیکورٹ کے ایک جج نے observe کیا ہے اور اپنی observation دی ہے کہ قتل و غارت گری موجودہ پنجاب پولیس کا ایک مشغلہ بن چکا ہے۔ ان حالات میں، میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی معزز ممبر، یہ معزز ایوان کبھی بھی اس چیز کی اجازت نہیں دے گا کہ جس ادارے کی credibility یہ ہے کہ اس ملک کی اعلیٰ عدلیہ جو اس کے بارے میں یہ کہہ رہی ہے کہ یہ قتل و غارت گری کرنا، کرپشن کرنا، قانون کو توڑنا اس ادارے کا محبوب مشغلہ بن چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس ادارے کو کوئی support کرتا ہے تو کوئی بھی مہذب معاشرہ، ایک تہذیب شدہ معاشرہ کبھی بھی اس کو endorse نہیں کرے گا اور اسے appreciate نہیں کرے گا۔

جناب سپیکر! میں ground reality بتا رہا ہوں اور میں اپنے حلقے کی بات کروں گا کہ میرے حلقے میں جتنی پولیس گردی ہے، جتنی political victimization ہے، جتنی political posting ہے، جتنی political motivated posting ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح یورپ کے نازیوں نے پولیس اور انتظامیہ کو ملک کی عوام کے خلاف استعمال کیا تھا اسی

طرح ہمارے حکمران اپنے اقتدار کو طوالت بخشنے کے لئے، ایک فحاشی سسٹم لانے کے لئے،dynasty rule کو آگے لے جانے کے لئے پولیس کو استعمال کر رہے ہیں جبکہ آئین نے انہیں یہ حق نہیں دیا اس لئے میں اس معزز ایوان سے درخواست کروں گا کہ آپ اور میں پاکستانی شہری ہیں ہم پاکستان اور صوبے کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ جو صوبے کی عوام کی life protection کے حوالے سے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتا، ان کے مال کی protection کے حوالے سے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتا اس کو اس صوبہ پنجاب کے عوام کے خون پسینے کی کمائی سے مزید سہولیات دینے کے لئے جو منسٹر صاحب نے مطالبہ کیا ہے اسے مسترد کر دینا چاہئے۔ میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ پولیس کو totally politicize کر دیا گیا ہے۔ آج اس ملک میں جو سٹیٹ دہشت گردی ہوئی ہے بالخصوص لاہور میں اس کو جتنا condemn کیا جائے وہ کم ہے اور اس کے ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ یہ جو بربریت، خونریزی اور قتل و غارت گری ہوئی ہے اس کے جو ذمہ داران ہیں بالخصوص آج موجودہ حکومت کہتی ہے کہ جو جوڈیشل کمیشن فیصلہ کرے گا جو بھی کردار ہیں ہم ان کو قانون کے کٹہرے میں لائیں گے۔ میں درخواست کروں گا کہ پوری قوم آج کے لاء منسٹر اور ہوم منسٹر پر الزام لگا رہی ہے۔ آپ اگر کل کا مبشر لقمان کا پروگرام دیکھیں۔۔۔(شور و غل)

ہمیں بات کرنے دو اور سننے کی جرأت کرو۔ یہ تو ان قاتلوں کو support کر رہے ہیں۔ ایک طرف آپ کا لیڈر کہہ رہا تھا کہ میں اس واقعہ سے بے خبر تھا لیکن اس کا ایک منسٹر انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ ہم ان کو نیست و نابود کر دیں گے۔

MR SPEAKER: Siddique Khan Sahib! Please be relevant, be relevant.

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ relevant ہوں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں مطالبہ کرتا ہوں کہ یہ جو incident ہوا ہے جس کی پاکستان میں بلکہ مہذب دنیا میں کہیں بھی مثال نہیں ملتی جس میں یہ جو سٹیٹ دہشت گردی ہوئی ہے اس میں لاء منسٹر اور چیف منسٹر دونوں کو استعفیٰ دے کر کمیشن کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔ آپ دیکھیں کہ اس معزز ایوان کے سامنے Home Minister as well as contradiction Law Minister نے [*************]

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 418 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: ایسے الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بننے دیا جائے۔ صدیق خان صاحب! آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ relevant ہوں۔

جناب محمد صدیق خان: آپ سننے کی ہمت پیدا کریں۔

جناب سپیکر: آپ بھی اس معزز ایوان کے ممبر ہیں اور وہ بھی ممبر ہیں۔ آپ اس معزز ایوان کے تقدس کا خیال کیا کریں۔ آپ کی مہربانی، ایسے نہ کیا کریں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میری بات تو سنیں۔ انہیں کہیں کہ تھوڑا سننے کی ہمت پیدا کریں۔

جناب سپیکر: آپ اشارے نہ کریں، مجھے مخاطب کریں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔

MR SPEAKER: Order please, Order please.

جی، فرمائیں!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آج کا روزنامہ "دنیا" میرے سامنے ہے۔

جناب سپیکر: آپ بجٹ پر آئیں۔ آپ بجٹ پر آئیں، cut motion پر آئیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں cut motion پر بات کر رہا ہوں۔ میری بات تو سن لیں۔ ہمارا گلا کیوں گھونٹا جاتا ہے، ہمیں حق کی بات کیوں نہیں کرنے دی جاتی؟ آپ ایوان کو in order رکھیں اور ہماری بات سنیں۔

جناب سپیکر: آپ in order نہیں ہوتے تو ایوان کیسے in order ہوگا۔ آپ relevant ہوں۔

جناب محمد صدیق خان: آپ یہ "دنیا" اخبار دیکھیں۔

جناب سپیکر: آپ اس کی بات چھوڑیں اور cut motion پر آئیں۔ پلیز آپ cut motion پر آئیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! "دنیا" اخبار میں ہے کہ پنجاب پولیس نے بجٹ 14-2013 میں سے 14 کروڑ روپے غبن کر لئے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کر کے cut motion پر آئیں اور کسی اور کو بھی موقع دیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! پنجاب پولیس کے افسران نے 14-2013 کے بجٹ میں سے 14 کروڑ روپیہ کا غبن کر لیا ہے، کس حوالے سے غبن کیا ہے؟ کہ most wanted criminal

لوگوں کو arrest کرنا ہے لیکن ایک بھی most wanted criminal arrest نہیں ہوا اور 14 کروڑ روپیہ ضائع کر دیا ہے۔ اب آپ ان کی تنخواہوں میں اور انہیں incentive دینے کے لئے موجودہ بجٹ میں 16 فیصد اضافہ کر رہے ہیں۔ میں درخواست کروں گا کہ پولیس کی جو credibility ہے، پولیس کی جو efficiency ہے وہ under question ہے لہذا میری یہی درخواست ہے کہ اس مطالبہ زر کی جو demand کی گئی ہے اس میں کمی کی جائے، اس میں 16 فیصد کا اضافہ نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی cut motion کا نمبر تو بول دیں۔ آپ کی cut motion کا کیا نمبر تھا؟

معزز ممبران: انہیں نہیں پتا۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! مجھے پتا ہے۔ cut motion کا نمبر 13 ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اگلے مقرر بول دیں گے۔ جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے آج پانچویں دن بولنے کا موقع دیا اور یہ آپ کی مجبوری ہے کہ آپ ہمیں بولنے کا موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: میری کوئی مجبوری نہیں ہے۔ آپ بولیں۔

MR MUHAMMAD ARIF ABBASI: Even then thank you very much.

جناب سپیکر: آپ بولیں، اچھے طریقے سے بولیں۔ میری تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ ایوان کے تقدس کا خیال رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں اپنی گزارشات کا آغاز ایک شعر سے کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی کریں، کریں۔ آرڈر پلیز۔ ان کی بات سنیں۔

جناب محمد عارف عباسی: اگر جان کی امان پاؤں تو عرض کروں۔

MR SPEAKER: Order please, Order in the House.

ان کی بات سنیں۔

جناب محمد عارف عباسی:

ہم چیز نہیں مجبوروں کی ذرا غور سے سن للکار ہیں ہم
اے خادم اعلیٰ رہنے دے تیری خدمت سے بیزار ہیں ہم

جناب سپیکر! یہ جو 81-ارب 68 کروڑ روپیہ پولیس کو دیا جا رہا ہے یہ وہ پیسے ہیں جو آپ 82 فیصد ڈائریکٹ عام غریب عوام کی نسوں سے خون نچوڑ کر جمع کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ بات ہو گئی ہے۔ اب آپ آگے چلیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ پیسے ایسی پولیس کو دے رہے ہیں جس کا کام جہاں عوام کی جان و مال کی حفاظت ہے وہ کام ہم نے تین چار دن پہلے ماڈل ٹاؤن کی سڑکوں پر دیکھ لیا ہے۔۔۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: ان کو بولنے دیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ پولیس احسن طریقے سے اپنے فرائض سر انجام دے رہی ہے۔ (شور و غل)

MR SPEAKER: Order please, Order please.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ پیسا پولیس کو گلو بٹ جیسے غنڈے پالنے کے لئے دیا جا رہا ہے۔ یہ پیسا حکمرانوں کے امرود کے باغوں کو CCTV کیمرے سے cover کرنے کے لئے دیا جا رہا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ پیسا غریب عوام کا ہے یہ ایسے لگانے کی بجائے اسے غریب عوام کے پینے کے پانی پر لگایا جائے، ہسپتالوں پر لگائیں۔

MR SPEAKER: Order please, Order please. Order in the House.

جناب محمد عارف عباسی: پنجاب پولیس حکمرانوں اور مسلم لیگ (ن) کی آلہ کار بن چکی ہے، پولیس politicize ہو چکی ہے۔ پولیس کا کام عوام کی حفاظت نہیں رہا بلکہ پولیس کا کام حکمرانوں کی خدمت اور حکمرانوں کے مخالفین کو کچل دینا ہے۔۔۔ (شور و غل)

MR SPEAKER: Order please. Order in the House.

خاموشی اختیار کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پچھلے برس ہم نے پولیس کے لئے 73-ارب روپے رکھے تھے تو پھر انہوں نے کون سے تیر مار لئے ہیں؟ کرائم ریٹ روز بروز بڑھ رہا ہے، قتل کی وارداتیں بڑھ رہی ہیں، ڈاکے بڑھ رہے ہیں، اغواء کی وارداتیں بڑھ رہی ہیں، پولیس کا بھتہ بڑھ رہا ہے، تھانے مجرموں کی پناہ گاہیں بن چکی ہیں، تھانے جرائم پیشہ لوگوں کی آماجگاہیں بن چکے ہیں، تھانوں میں جرائم پیشہ لوگوں کو پالا جاتا ہے، ان کو trained کیا جاتا ہے اور اُن کی آمدنی سے تھانے حصہ لے رہے ہیں۔ اگر پولیس کے پاس کوئی غریب آدمی ایف آئی آر درج کرانے جائے تو وہ نذرانہ کے بغیر درج نہیں ہوتی۔ اگر آپ کسی

کو گرفتار کرانا چاہتے ہیں تو پولیس کی گاڑی میں پٹرول یا ڈیزل آپ نے بھروانا ہے اور ان کو کھانا بھی آپ ہی نے کھلانا ہے تو پھر ان کو اتنے زیادہ funds کیوں دیئے جا رہے ہیں؟ جب تک آپ محرر کو دو، چار یا پانچ ہزار روپے نہ دیں تو وہ آپ کو وہاں پر بیٹھنے نہیں دیتا۔ میں کہتا ہوں کہ پولیس کو funds دینے کی بجائے ان سے لیں۔ ان سے کہیں کہ جو پیسے یہ کماتے ہیں اس میں سے آدھے حکومت کے خزانے میں جمع کروائیں۔ محکمہ پولیس میں اربوں، کھربوں روپے کی کرپشن ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ محکمہ پولیس کو 81۔ارب روپے کس لئے دیئے جا رہے ہیں؟ اگر حکمرانوں کی خدمت کے عوض یہ پیسے دیئے جا رہے ہیں تو ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ پولیس کو یہ پیسے حکمرانوں کی خدمت کے لئے نہ دیں بلکہ یہ پیسے عوام کے بنیادی مسائل پر خرچ کئے جائیں کیونکہ عوام بڑی کسمپرسی کی حالت میں ہیں۔

جناب سپیکر! وزیر قانون جن کا یہ محکمہ ہے اُٹھ کر چلے گئے ہیں۔ شاید انہیں یہ باتیں اچھی نہیں لگیں۔

جناب سپیکر: وہ ابھی آ جائیں گے۔ منسٹر صاحبان بیٹھے ہیں اور وہ notes لے رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس پولیس کو ایک روپے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ پولیس والے آپ کے نام پر بھتہ اور رشوت لے رہے ہیں۔ دنیا کا کوئی جُرم پولیس کی پُشت پناہی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ ایک ایس ایچ او کو پتا ہوتا ہے کہ اس کے حلقے میں کہاں کہاں منشیات فروشی ہو رہی ہے، کہاں پر جوئے کے اڈے چل رہے ہیں، کون ڈاکو، چور اور کار لفٹر ہے۔ یہ سب جرائم پولیس کی مرضی اور اس کی پُشت پناہی میں ہو رہے ہیں۔ پولیس والے عوام کے اُوپر غنڈے، ڈاکو، منشیات فروش اور جواری مسلط کر کے جو آمدنی حاصل کرتے ہیں کیا وہ کم ہے کہ آپ عوام کے خُون پسینے کی کمائی سے 81۔ارب روپے ان کو دے رہے ہیں؟ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پولیس politicize ہو چکی ہے۔ یہ مسلم لیگ (ن) کا terrorist wing بن چکا ہے تو اس کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ قوم کے خزانے سے پیسے دیئے جائیں لہذا میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ:

"81۔ارب 68 کروڑ 38 لاکھ 7 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر PC-21013 "پولیس" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، ملک تیمور مسعود صاحب!

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میں نہایت ہی احترام کے ساتھ حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے اپنے فاضل دوستوں اور بہنوں سے گزارش کرتا ہوں کہ میں کسی بھی حوالے سے کوئی سیاسی points

scoring کرنے یا اپنی سیاست چمکانے کے لئے بات نہیں کر رہا۔ ہمیں منتخب کرنے والی عوام کا ہم پر قرض ہے۔ وہ لوگ جو ہمیں منتخب کر کے اس ایوان میں بھیجتے ہیں اُن کی طرف سے ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے ضمیر کی آواز کے مطابق جسے سچ سمجھیں اسے سچ کہیں اور جو ناحق سمجھیں اس کو ناحق کہیں۔ نہایت ہی احترام سے گزارش کروں گا کہ میں یہاں پر کسی قسم کی کوئی ناجائز بات اور نہ ہی میں آپ لوگوں کی دل شکنی کرنا چاہتا ہوں۔ یہ صرف میری نہیں بلکہ اس صوبے کے دس کروڑ عوام کے دلوں کی آواز ہے۔ ہمیشہ کی بادشاہی تو صرف میرے اللہ کی ہے۔ آج یہ لوگ حکومت میں ہیں اور کل ہو سکتا ہے کہ یہ ادھر ہمارے بنچوں پر بیٹھے ہوں۔ اس سے پہلے بھی یہ حزب اختلاف میں رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے گا۔ اللہ رحم کرے گا۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! ہم یہاں پر اداروں کو مضبوط کرنے کے حوالے سے مثبت تنقید کرنے کے لئے آئے ہیں اور ہم پولیس کے اُوپر بلا جواز تنقید کرنے کے لئے نہیں آئے۔

MR SPEAKER: Order please, Order in the House.

خاموشی اختیار کریں اور ملک تیمور صاحب کی بات کو غور سے سُنیں کیونکہ آپ نے ان کی باتوں کا جواب بھی دینا ہے۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! ہمیں اپنے اداروں کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ اسمبلی کا floor ہمیں اس بات کا درس دیتا ہے کہ ہم اداروں کو مضبوط کریں۔ ان کے قائد بھی اداروں کو مضبوط کرنے کی بات کرتے ہیں۔ اگر آج ہم ان اداروں کو مضبوط کرنے کے لئے کوئی positive and healthy criticism کر رہے ہیں تو ہمیں کیوں روکا جاتا ہے اور کیوں ہماری بات کو رد کیا جاتا ہے؟ مہربانی کر کے میری بات کو غور سے سُنیں کیونکہ یہ آپ کے بچوں کے مستقبل کی بات ہے۔ آپ کی اولاد نے بھی اسی ملک کے اندر جنم لیا، اسی ملک کے اندر رہنا ہے اور یہ ملک ہم سب کا ہے۔ خدارا آپ ایسے حقائق پر پردہ نہ ڈالیں اور ان سے چشم پوشی نہ کریں جو کہ کل ہم سب کے لئے زہر قاتل ثابت ہوں۔ ہمیں پولیس کے لئے مثبت ترجیحات کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہم پولیس کے لئے جو 81۔ارب روپے رکھ رہے ہیں یہ عوام کے خون پسینے کی کمائی ہے، یہ پیسے لوگوں کے taxes سے اکٹھے ہوتے ہیں، یہ پیسے لوگوں پر انکم ٹیکس، سیلز ٹیکس اور ایکسائز ڈیوٹی لگا کر اکٹھے کئے جاتے ہیں۔ پولیس کے اندر بھی بے شمار ایسے لوگ ہیں کہ جو اس ملک کے لئے اپنی جانیں قربان کرتے ہیں۔ ملک سعد جیسے بہت سے پولیس والے اپنی جانوں کی پروانہ کرتے ہوئے شہید ہوئے ہیں اور انہوں نے خود کش حملوں کو

ناکام بنایا ہے۔افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسی پولیس میں کچھ ناسور اور وردی کے بھیس میں بھیڑیے بھی موجود ہیں۔یہ اس عوام کے دشمن ہیں اور عوام کا خون چوس رہے ہیں تو ان کے خلاف آپ ہمیں کیوں بات نہیں کرنے دیتے، آپ ہمیں ایسے لوگوں کی نشاندہی کیوں نہیں کرنے دیتے جو آپ کی صفوں میں بیٹھ کر اس عوام کا خون چوس رہے ہیں؟ ہم اپنے عوام کو جان و مال کا تحفظ دینے کی بات کرتے ہیں۔ ہم اس پولیس کو اس لئے مضبوط کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ ہماری front line کی وہ force جو امن وامان کو maintain کرتی ہے۔جب پولیس امن وامان کو maintain نہیں کر سکتی اور ہر بات کے لئے فوج کو بُلانا پڑتا ہے تو پھر اس پولیس کو اتنی بڑی رقم دینے کی کیا ضرورت ہے؟

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر!یہ غلط کہہ رہے ہیں۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر!آپ کو جس کام کے لئے انہوں نے بُلایا ہے وہ بعد میں کر لیجئے گا۔مجھے اپنی بات کر لینے دیں۔آپ کو ہر وقت یہاں پر بلا جھجک بولنے کی عادت پڑ چکی ہے۔ہم امن وامان کی صورتحال کو کنٹرول کرنے کے لئے بار بار فوج کو بُلا لیتے ہیں اور جب وہ آ کر ہمارے سروں کے اُوپر بیٹھ جاتی ہے تو پھر ہمیں تکلیف ہونے لگ جاتی ہے۔

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر!آپ کی پارٹی اس طرح کی سازشیں کر رہی ہے۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر!یہ بالکل غلط طریقہ ہے۔یہاں پر مجھے بات کرنے نہیں دی جا رہی۔ہم یہاں پر ان کی تعریف کرنے اور قصیدے پڑھنے نہیں آئے۔ہمیں کم از کم بات کرنے کا موقع تو دیا جائے۔ہم بلاوجہ مداخلت کی کبھی بھی اجازت نہیں دیں گے۔

MR SPEAKER: Order please, Order in the House.

محترمہ!آپ خاموش رہیں اور ان کو بات کرنے دیں۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر!میں یہاں پر صرف یہ درخواست کروں گا کہ ہمیں پولیس کے اندر ایسے ناسوروں کی نشاندہی کی ضرورت ہے جو کہ عوام کا خون چوس رہے ہیں۔پولیس کے لئے 81۔ارب روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے جس میں سے 68۔ارب روپے ان پولیس ملازمین کی تنخواہوں اور allowances پر خرچ ہو جائیں گے۔ہم پولیس کی تنخواہوں کے لئے تقریباً 68۔ارب روپے دے رہے ہیں اگر ہم ان کو 100۔ارب روپے دے دیں تو تب بھی ان کی آنکھوں کی بھوک نہیں مٹ سکے گی۔میڈیا کے اندر ایک فوٹیج چلی ہے جس میں پولیس اہلکار لوگوں کی دکانوں کے اندر گھس کر لوٹ مار کر

رہے ہیں۔ کیا پولیس کو اس لئے بھرتی کیا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرنے کی بجائے ان کا مال خود ہی لوٹنا شروع کر دیں؟ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order please. Order in the House.

خاموش ہو جائیں۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! ان کو بہت تکلیف ہو گی کیونکہ یہاں پر بھی اس پولیس کو support کرنے کے لئے [**] بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ پولیس کے [**] کا کردار ادا کرتے ہیں۔ یہاں پر ایسے گلو بٹ بیٹھے ہوئے ہیں جو باہر جا کر عوام کا رُوپ دھارتے ہیں اور پھر ان کا خُون چُوستے ہیں۔

جناب سپیکر: [**] کے الفاظ کسی معزز ممبر کے بارے میں کہنا غلط ہے۔ ان کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میں بہت سی باتیں کرنا چاہتا تھا مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں اس ایوان کے اندر عوام کی آواز کو دبانے کے لئے یہ لوگ ہمیں بات کرنے نہیں دے رہے اور یہ اسی طرح کا کردار ادا کرتے ہیں۔ جب اُن کے اُوپر کوئی مشکل وقت آتا ہے اور یہ اسمبلی ان کے پیچھے کھڑی ہوتی ہے تو تب ان کو یہ اسمبلی یاد آتی ہے۔ آج ان کو اس اسمبلی کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں ہے۔ آج یہ اس کو عزت اور توقیر نہیں دے رہے لیکن میری بات یاد رکھیں کہ جب یہ اسمبلی سے باہر ہوں گے تو تب ہاتھ لگا لگا کر اس اسمبلی اور اس کی عزت کو یاد کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک شعر سُنانا چاہوں گا کہ:

حکومت وی چوراں چکاراں دے ہتھ اے
عدالت وی جُھوٹے مکاراں دے ہتھ اے
خُدا خیر کرے میرے وطن دی بھراؤ
ایہہ شیشے دا گھر لوہاراں دے ہتھ اے

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، وقاص حسن مؤکل صاحب!

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سردار وقاص حسن موکل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے فاضل دوستوں نے اپنی اپنی تقاریر کے اندر محکمہ پولیس کے مختلف پہلوؤں کے اوپر روشنی ڈالی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے حزب اقتدار سے چند سوالات کرنا چاہوں گا۔ اگر ہم پنجاب پولیس کے لئے 81-ارب روپیہ مختص کر رہے ہیں تو اُس سے عام شہری کو مل کیا رہا ہے؟ اگر یہی سوال ہمارا ایک ایم پی اے کرے جو اس وقت اغواء ہوا ہوا ہے جس کا پچھلے دو ہفتے میں کچھ پتا نہیں لگ سکا اور جس کو بازیاب کرنا پنجاب پولیس کا کام ہے۔ اگر اُس کی بیوی اور اُس کے بچوں سے پوچھا جائے کہ 81-ارب روپیہ پولیس کو دینے کے باوجود ہمارا فاضل دوست بازیاب نہیں ہو رہا اور ہم پولیس کی شاندار کارکردگی پر اُن کو مزید پیسے دینے جا رہے ہیں۔ مقتولہ ایم این اے کے لواحقین سے پوچھا جائے جس کو دن دہاڑے سڑک پر گولی ماردی گئی، اُن کے خاوند یا اُن کی بیٹی سے پوچھا جائے کہ 81-ارب روپیہ لے کر بھی پنجاب پولیس آپ کی بیوی یا آپ کی ماں کو سکیورٹی نہیں دے سکی۔ یہاں پر صرف اور صرف سوال یہ ہے کہ ان پیسوں میں پنجاب پولیس نے عام آدمی کو دیا کیا ہے؟ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order please.

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اپنی بات کے درمیان میں یہ کہنا چاہوں گا کہ معزز ممبران حزب اقتدار میری بات کے دوران کیوں interruption کر رہے ہیں؟ پولیس ہماری عوام کی سکیورٹی کے لئے رکھی گئی ہے اور یہ سوال میرے حزب اقتدار کے دوست بھی کریں گے کیونکہ یہ بھی عوامی نمائندے ہیں، یہ بھی اُن پولیس تھانوں میں جاتے ہیں اور ان کو بھی پتا ہے کہ وہاں ایف آئی آر درج کرانے سے لے کر raid تک، تفتیش کرانے سے ملزمان کو پکڑنے تک، ہر جگہ پر پیسا دیا جاتا ہے، سفارش کرائی جاتی ہے اور منت بھی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! یہ ground realities ہیں کہ ایس پی، ڈی آئی جی اور دیگر افسران بالا کی سکیورٹی کے لئے پولیس اور elite force کی دو دو موبائل گاڑیاں ہیں جبکہ عام آدمی کی سکیورٹی کے لئے ایک سپاہی ہے جس کے پاس شاید ڈنڈا بھی نہ ہو۔

جناب سپیکر! میرے بھائیوں نے ماڈل ٹاؤن کی بات کی۔ کیا ان 81-ارب روپیہ میں سے ہم گلو بٹ کی تنخواہ بھی دے رہے ہیں؟ میرا یہ صرف سوال ہے۔ اگر یہ چاہتے ہیں تو آپ اس رقم کو اور بڑھا دیں اور یہ کر سکتے ہیں کیونکہ یہ حکومت میں ہیں لیکن یہاں پر سوال صرف یہ ہے کہ یہ 81-ارب روپیہ پنجاب کی عوام اس لئے دے رہی ہے کہ انہیں رات کو چین کی نیند آئے، اُن کے جان و مال، اُن کی اولاد

اور اُن کا گھر بار محفوظ ہے تو ٹھیک ہے آپ پولیس کو اور پیسا دیں تو ہم کٹوتی کی بات نہیں کریں گے بلکہ یہ پیسا بڑھانے کی بات کریں گے لیکن کوئی کارکردگی تو دکھائے؟ اس کے بعد یہاں پر ہماری پنجاب پولیس کی جو کارکردگی ہے تو آپ نے بھی ضرور دیکھا ہوگا اور ہم بھی گزرتے ہوئے روز دیکھتے ہیں کہ جہاں پر سرکاری روٹ لگتے ہیں، اس سپاہی کی بہترین وردی، بلٹ پروف جیکٹ، بہترین بندوق اور بہترین اسلحہ سے لیس ہو کر خوبصورت وردی میں کھڑا ہوتا ہے۔ سڑک کے اوپر درختوں کے درمیان میں، نہروں اور پلوں کے اوپر، تھانوں کے اندر اور یہاں پر پنجاب میں 65 فیصد ایریا ابھی بھی rural area ہے یعنی اس کا مطلب ہے کہ 65 فیصد rural پنجاب کے تھانوں کی نمائندگی ہے۔ Rural area کے تھانوں میں ایسی گاڑیاں ہیں جن کے شاید چاروں ٹائر ایک دوسرے سے نہیں ملتے، جن کی دو لائٹیں ایک دوسرے سے آپس میں نہیں ملتیں، اگر وہ چل رہی ہوں تو، اگر کسی کا تعاقب کرنے کے لئے پولیس والے گدھا گاڑی پر بیٹھ جائیں تو شاید وہ کسی کو پکڑ سکیں۔ لاہور کے اندر چمچماتی گاڑیاں، راولپنڈی اور اسلام آباد میں چمچماتی گاڑیاں اور دیہاتوں میں وہ گاڑیاں جو کہ کسی اپاہج، کسی نادار کو بھاگ کر کسی ہسپتال لے جانا ہو تو وہ نہیں لے جا سکتیں۔

جناب سپیکر! اگر یہ 81۔ارب روپیہ اس طرح سے لگنا ہے تو پھر ہم کیوں نہ کٹوتی کی بات کریں، کیوں نہ ہم یہ request کریں کہ ان ساری چیزوں کے اندر بہتری لائی جائے۔ اس 81۔ارب روپیہ میں سے کرپشن کی روک تھام اور رکاوٹ کے لئے کتنے پیسے رکھے گئے ہیں؟ یہاں پر جو پی ایس پی افسران یا جو سی ایس پی افسران ہیں شاید ان کے اندر تھوڑا سا ظرف ہو، تھوڑی سی غیرت ہو اور پاکستان کی بہتری کے لئے تھوڑی سی سوچ ہو لیکن نیچے کا تمام عملہ صرف اور صرف تھانے کو بیچتا ہے، case کو بیچتا ہے، انصاف بکتا ہے اور یہ کام تھانے سے شروع ہوتا ہے۔ اگر ایک چیز کی بنیاد ہی ٹھیک نہیں ہے تو آگے جا کر کیا بنے گا؟

جناب سپیکر! اگر کسی نے انصاف خریدنے کے لئے تھانے میں جا کر پیسے دینے ہیں تو پھر اس 81۔ارب روپیہ کی کیا ضرورت ہے؟ پیسے ہم دیں، تنخواہیں ہم دیں، ہم ان کو پالیں اور اس کے بعد نتیجہ صفر نکلے۔ قاتل، کرائے کے قاتل، کیا ہم 81۔ارب روپیہ سے کرائے کے قاتل بنا رہے ہیں؟

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے جھوٹ جھوٹ کی آوازیں)

جناب سپیکر: یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ جی، وقاص صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ جو بات کر رہے ہیں تو یہ ان 13 خاندانوں کے بچوں سے پوچھیں، ان 13 خاندانوں کے لواحقین سے پوچھیں جن کے منہ میں گولیاں لگی ہیں، جن کی گردنوں میں گولیاں لگی ہیں اور آج یہ کھڑے ہو کر اس کی تردید کر رہے ہیں۔ میں ان سے اس وقت یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ ان 13 مقتولین میں سے کون سا خود کش جیکٹ کے ساتھ مسلح تھا، ان میں سے کس کے ہاتھ میں بندوق تھی، کس کے ہاتھ میں پتھر تھا؟ نہتے لوگوں کو انہوں نے مارا ہے اور وہ 81۔ ارب روپیہ میں مارا ہے اور آج اگر ہم بات کر رہے ہیں تو یہ آگے سے "شیم" کہہ رہے ہیں۔ "شیم" تو ان کے اوپر ہونی چاہئے کہ ان سے اپنا ہی ایک ادارہ بے لگام ہوا ہوا ہے، وہ ان سے نہیں سنبھالا جا رہا۔ آج ان کی یہ obesity ہے کہ آگے یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کے لئے اور رقم بڑھائی جائے تاکہ کل کو یہ آ کر ہمارا گریبان پکڑ لیں۔ آج 13 لوگ مارے گئے ہیں اور اگلے سال 1300 ہوں گے، اس سے اگلے سال 13000 ہزار ہوں گے۔۔۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اللہ ہی خیر کرے گا۔ آپ انہیں اور پیسے دیں تاکہ یہ اور بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کریں۔ میں اپنے تمام فاضل ممبران دوستوں اور ساتھیوں کے سامنے یہ کہتا ہوں کہ اگر میری کسی ایک بات کا بھی جواب دے سکتے ہیں تو جواب ضرور دیں اور مجھے غلط ثابت کریں کیونکہ یہ حقیقت ہے۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں آخر میں یہی کہوں گا کہ اپوزیشن کا کام تنقید برائے تنقید ہوتا ہے اور نہ ہی یہ ہونا چاہئے۔ ہم اس ذمہ داری سے کیوں بھاگ رہے ہیں کہ اگر ان پیسوں کا ہم بہتر حل کر سکتے ہیں، کیا دنیا کے اندر پولیس کے ادارے efficient نہیں ہیں اور کیا وہ اپنی کارکردگی بہتر نہیں کرتے؟ دنیا کے کسی پولیس سٹیشن یا کسی پولیس فورس کی ویب سائٹ کھولیں تو وہ ہر سال اپنے نمبر کم کر رہے ہوتے ہیں جبکہ پاکستان اور پنجاب ایک ایسا شاہکار صوبہ ہے جس میں ہر چیز اوپر کو جا رہی ہے اور اگر اوپر سے بات ہوتی ہے تو اسے یہ کہا جاتا ہے کہ یہ political mileage ہے۔ یہ کون سی

political mileage ہے؟ کام ہم نے کروانے ہیں، خدمت اور security protection ہم نے لینی ہے اور اگر ہمارے ساتھ یہ معاملہ ہو گا تو اس پر کون بات کرے گا؟

جناب سپیکر! میری یہ request ہے کہ اس چیز کو ہم ذمہ داری سے لیں اور احساس کریں۔ یہ وقت ہے کہ ہمارے پاس کرائے کے قاتلوں اور سٹے بازوں کو دینے کے لئے جو پیسے ہیں ان کو ہم بہتر استعمال میں لائیں۔ اس سے ملک کی کوئی فلاح ہو اور کوئی رات کو یہ سوچے کہ میں آج امن کی نیند سوؤں گا۔ میرے مال، مویشی، اولاد اور گھر کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ فائزہ احمد صاحبہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ ہماری کٹوتی کی تحریک ایک بہت اہم ادارے پولیس کے حوالے سے ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جب کسی ملک کی ریڑھ کی ہڈی کی بات کی جاتی ہے تو وہاں کی پولیس، فوج اور رینجرز اس کا ایک اہم حصہ اور جز ہوتے ہیں۔ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس ملک میں نہ صرف امن وامان کی صورتحال کو بہتر کریں بلکہ اس ملک میں رہنے والے ہر شہری کو تحفظ فراہم کریں جس کے لئے انہیں depute کیا جاتا ہے۔ آج ہم یہاں کٹوتی کی اس تحریک کے بارے میں بات کر رہے ہیں جس کے لئے 81۔ارب روپے کی گرانٹ رکھی گئی ہے۔ ہم اس کی مخالفت اس لئے کر رہے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ 81۔ارب روپے کی یہ گرانٹ اور ہر سال اس میں 16 فیصد کا جو اضافہ ہے وہ زیادتی ہے۔ ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ اس ادارے کی جو ذمہ داری ہے کیا اس نے وہ ماضی میں مراعات لینے کے بعد بھرپور طریقے سے انجام دی ہے اور اگر نہیں دی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ ان وجوہات پر غور کرنا حکومت وقت کا کام ہوتا ہے۔ اگر حکومت وقت ان وجوہات پر غور کئے بغیر پولیس کی مراعات ہر سال بڑھاتی جائے، اس میں اضافہ کرتی جائے اور نتائج کا پچھلے سال اور نئے سال سے موازنہ نہ کرے تو میرا خیال ہے کہ آج ہمارے صوبہ میں امن وامان کی خراب صورتحال اسی وجہ سے درپیش ہے۔

جناب سپیکر! میرے کچھ سوالات ہیں اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ پولیس اپنے بجٹ کے حوالے سے کس کو جوابدہ ہے؟ اس بجٹ کو خرچ کرنے کا اختیار آئی جی پولیس اور بڑے افسران کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس PAC-I بھی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں اسی طرف آ رہی ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا پبلک اکاؤنٹ کمیٹی اس کو investigate کر سکتی ہے یا اس کے آڈٹ کا کوئی اور طریقہ ہے؟ میں کہتی ہوں کہ سارے

محکمہ جات یا اداروں کو جوابدہ ہونا چاہئے لیکن ہم نے ماضی میں بھی دیکھا ہے کہ ہمارے یہ ادارے جوابدہ نہیں ہیں۔ یہ بالکل شُتر بے مہار ہیں ان کو جوابدہ ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ دوسروں کو بھی موقع دیں۔ آج جمعۃ المبارک ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری بات تو ابھی شروع ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: تو پھر یہ ختم کب ہو گی؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر ہم دیکھیں کہ ہم آج کس طرف جا رہے ہیں تو یہ بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ ہماری موجودہ حکومت نے ایک آرڈیننس پاس کیا جسے PPO کا نام دیا گیا۔ یہ بہت اچھی بات ہے بالکل ایسے آرڈیننس پاس ہونے چاہئیں لیکن PPO کو پاس کرنے سے پہلے اپوزیشن جماعتوں سے مشاورت نہیں کی گئی اور اکثریت کی بنیاد پر فوری طور پر اسمبلی میں اسے لاکر جبراً پاس کر دیا گیا۔ اگر ہم دوسری دنیا سے موازنہ کریں تو سری لنکا میں Terrorist Law کے لئے ایک پیرا ملٹری فورس بنائی گئی ہے، اسی طرح اگر ہم انڈیا کو دیکھیں تو وہاں TADA کے نام سے ایک فورس موجود ہے اور اسی طرح اگر ہم USA کو دیکھیں تو وہاں پر بھی Homeland Border Security Act ہے جسے لانے سے پہلے انہوں نے وہاں نہ صرف ایک فورس بنائی بلکہ اس کی اٹھارہ ماہ کی تربیت کرنے کے بعد Bill اسمبلی میں لاکر پاس کرایا۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے ہاں اگر فقدان ہے تو یہ فقدان ہماری وجہ سے ہے۔ یہاں پولیس پر بات ہو رہی ہے اور ہمارے حکومتی ممبران جس طرح interrupt کر رہے ہیں اور شور مچا رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ پولیس ہماری اور آپ کی حفاظت کے لئے ہے۔ پولیس آپ کو اور ہمیں facilitate کرنے کے لئے ہے۔ اگر پولیس کی کارکردگی متاثر ہو گی تو ہمارے صوبہ پنجاب کا امن خراب ہو گا اور ہمارے لوگوں اور عورتوں کی عزتیں محفوظ نہیں ہوں گی۔ اگر ہم دیکھیں تو ایک سال کے دوران جنسی زیادتی کے 897 واقعات رجسٹرڈ ہوئے ہیں۔ اگر ہم ماضی میں دیکھیں کہ جو کیس درج ہوئے ہیں ان میں سے اگر ہم چیدہ چیدہ واقعات کا ذکر کریں تو سنبل زیادتی کیس ہے کہ ایک سال ہو گیا ہے لیکن اس کا کوئی فیصلہ، رپورٹ یا نتیجہ پولیس کی وجہ سے ہمارے سامنے نہیں آ سکا۔

جناب سپیکر! حال ہی میں ہمارے ایک ساتھی ایم پی اے اغواء ہوئے یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج بھی پنجاب اسمبلی کو اعتماد میں لیا گیا کہ ہمارا ساتھی کہاں گیا، اس کو کون لے گیا اور نہ ہی پولیس کی طرف سے کوئی بات سامنے آئی ہے۔

جناب سپیکر! پرسوں کا واقعہ ہے کہ طاہرہ آصف ہماری ایم این اے جن کا تعلق ایم کیو ایم سے تھا وہ آج زخموں کی تاب نہ لا کر وفات پا گئیں ان پر حملہ کس نے کیا؟ پولیس نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر! اس کے بعد اگر ہم دیکھیں کہ تین روز قبل جو ماڈل ٹاؤن میں سانحہ رونما ہوا وہ انتہائی قابل مذمت ہے اس لئے کہ وہاں پولیس نے وہ اختیارات جو آپ نے PPO کے تحت پولیس کو دیئے میں سمجھتی ہوں کہ ان اختیارات کا ایک مظاہرہ کیا گیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ محترمہ کی بات سنیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یوسف رضا گیلانی صاحب، سابق وزیر اعظم اور سلمان تاثیر صاحب، سابق گورنر پنجاب کے بیٹوں کے اغواء کو ایک سال سے زائد بلکہ سلمان تاثیر صاحب کے بیٹے کے اغواء کو چار پانچ سال ہو گئے ہیں لیکن کوئی رزلٹ نہیں اور کوئی اتا پتا نہیں جو پولیس کی کارکردگی پر ایک اور نشان اور سوال چھوڑتا ہے۔

جناب سپیکر! خواتین کے اغواء کے 1786 مقدمات درج ہیں اور جو نہیں درج وہ اس کے علاوہ ہیں، قتل کے 846 مقدمات مختلف تھانوں میں درج ہیں، بچوں کے ساتھ زیادتی کے 102 سے زائد مقدمات درج ہیں اور لاکھوں کے ڈاکے روزانہ پڑ رہے ہیں تو پولیس کہاں ہے اور پولیس کیا کر رہی ہے؟ پولیس کی ناک کے نیچے سے ڈاکو گزر کر جاتے ہیں لیکن پولیس ان کو پکڑنا گوارا نہیں کرتی۔ اس کے بعد اب ایک نیا فیشن بنا ہے کہ بنکوں میں ڈاکے پڑنے شروع ہو گئے ہیں، لاکرز پر ڈاکے پڑ رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ فوٹیج موجود ہونے کے باوجود پولیس آج تک کسی بنک لاکر کے ڈاکو یا چوروں تک نہیں پہنچ سکی۔ یہ وہ سوال ہیں جو ایک ممبر صوبائی اسمبلی کے طور پر نہ صرف میرے ذہن میں ہیں بلکہ اس صوبہ کی عوام یہ سوال کرتی ہے کہ اگر اسمبلیوں میں بیٹھ کر ہم نے ان اداروں کو مضبوط کرنے کے لئے کوئی کوشش کرنی ہے تو پھر ہمیں ان اداروں کی کارکردگی پر اٹھنے والے سوال کے اوپر بھی غور کرنا چاہئے اور ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ اگر ہم ان کو اپنی تنخواہوں میں سے اپنے ٹیکسوں سے دیئے ہوئے پیسے سے facilitate کر رہے ہیں تو یقیناً ان لوگوں کو بھی ہمیں رزلٹ دینا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں پر میرے فاضل ممبران بھائیوں اور بہنوں نے بڑی تفصیل سے لاء اینڈ آرڈر اور پولیس کے متعلق روشنی ڈالی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ ایک چوکیدار کا کام

حفاظت کرنا ہے۔ اگر چوکیدار رات کو سو جائے، غفلت کا مظاہرہ کرے تو پھر وہ گھر ضرور لٹے گا۔ میں اس کی مثال اپنے صوبہ پنجاب سے دوں گی کہ جس کے چیف منسٹر صاحب کے اس بیان نے پورے صوبہ پنجاب کے عوام کو ہلا کر رکھ دیا ہے کہ وہ اتنے بڑے سانحہ سے جو ماڈل ٹاؤن میں رونما ہوا ہے اس سے بے خبر ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ relevant ہو جائیں اور اس issue پر آئیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم کوئی criticism نہیں کر رہے یہ ان کا اپنا بیان ہے۔ یہ ریکارڈ بیان انہوں نے دیا ہے کہ وہ بے خبر تھے۔ صوبے کا Head ہی اپنی عوام کے معاملات کے متعلق بے خبر ہے تو وہ صوبہ پھر لٹے گا۔ اس صوبہ نے تو لٹنا ہی لٹنا ہے جس کی مثال سانحہ ماڈل ٹاؤن ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس cut motion پر بات کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب کو یہاں پر بیٹھنے اور لوگوں کے اعتراضات سننے کی ہمت ہونی چاہئے تھی۔ وہ لاء منسٹر ہیں اور پولیس ان کے under آتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی مرضی ہے۔ ٹائم دیکھیں، آپ کا ٹائم ختم ہو رہا ہے۔ Be relevant now.

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ معاملہ relevant ہے اور پولیس کے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ cut motion پر بات کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پولیس فورس نے جو کیا ہے ایسا کبھی ممکن ہی نہیں کہ وہ بغیر کسی Head کے آرڈر کے ایسی حرکت کر سکیں۔ اس سانحہ کے ذمہ دار چیف منسٹر صاحب خود ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کی اجازت کے بغیر پولیس عورتوں پر گولیاں برسا دے؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ cut motion کا نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں cut motion کی ہی بات کر رہی ہوں۔ ہم نے ان cut motions کو کیا کرنا ہے جب ہماری جانیں محفوظ نہیں، ہماری عورتیں محفوظ نہیں اور ان کی عزتیں محفوظ نہیں ہیں؟ اس وقت جو incident ہوا ہے یہ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں پہلا واقعہ ہے کہ خواتین کے سینوں پر گولیاں برسائی گئی ہیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ اصل issue پر بات کریں ورنہ ہمیں بھی باتیں کرنی آتی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آج یہ بول رہی ہیں جبکہ یہ خود خواتین ہیں۔ یہی واقعہ ان خواتین کے ساتھ بھی پیش آ سکتا ہے۔ آج اگر انہوں نے اس چیز کا notice نہ لیا تو یہ واقعہ کل کو ان کے ساتھ بھی پیش آئے گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ مکافاتِ عمل ہے۔ اگر آپ کسی کے ساتھ کچھ کرتے ہیں تو آپ کے ساتھ بھی وہی ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی بھی غلط الفاظ بولیں گے تو وہ کارروائی کا حصہ نہیں بنیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: اِنشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ اگر موجودہ حکمرانوں نے انصاف نہ کیا تو لوگ انصاف کریں گے۔ لوگ اس سے بھی بد تر اِن لوگوں کا حال کریں گے۔

(اس مرحلہ پر حزب اقتدار کی خواتین ممبران محترمہ فرزانہ بٹ
اور محترمہ سلمیٰ بٹ کی طرف سے "لوٹی لوٹی" کی نعرے بازی)

MR SPEAKER: No comments and no cross talk.

(اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گلو لیگ" کی نعرے بازی)

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جرائم کے حوالے سے اس وقت یہ حال ہے کہ ہر سال 12 فیصد جرائم بڑھ رہے ہیں۔ پچھلے چھ سالوں میں آپ نے لاء اینڈ آرڈر کی مد میں 450۔ارب روپے رکھے اور آج اس 450۔ارب روپے کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ اسی فورس سے سیاسی ایجنڈے کا کام لیا جارہا ہے نہ کہ لوگوں کی حفاظت کا کام لیا جارہا ہے۔ اگر اتنا ہی ضروری ہے تو اپنا ذاتی پیسا ان فورسز پر خرچ کریں لیکن عوام کے پیسوں سے سیاسی ایجنڈے پر کام کیوں کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! اب ان کو بھی بولنے دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں آخر میں صرف اتنا ہی کہنا چاہوں گی کہ اگر اس صوبے، انصاف اور پولیس کا یہی حال رہا تو یہ مکافاتِ عمل ہے کیونکہ عوام ان سے ان کا بد تر حال کرے گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ جی، سعدیہ سہیل رانا صاحبہ! آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! cut motion کا نمبر PC-21013 ہے۔ سب سے پہلے میں جو بات بتانا چاہتی ہوں وہ پولیس کے بارے میں ہے۔ ہمارا صوبہ پنجاب اس وقت جرائم میں تمام صوبوں میں پہلے نمبر پر ہے جس میں سب سے زیادہ جرائم ریٹ بڑھے ہیں بلکہ سو فیصد بڑھے ہیں۔ میں آج صرف دو لائنیں discuss کرنے آئی ہوں۔ پنجاب کا شہر فیصل آباد لاء منسٹر کا شہر ہے۔ ابھی پرسوں ایک رپورٹ release ہوئی ہے جس رپورٹ کا نام police torturing in Faisalabad ہے اور اس ادارے کا نام "Justice Project Pakistan" ہے۔ اس نے پرسوں اپنی ایک رپورٹ launch کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ پچھلے پانچ سال کا tenure اور ایک سال یہ ملا کر چھ سال میں فیصل آباد کے تھانوں میں انیس ہزار بدترین ٹارچر کے cases ہوئے ہیں جس میں daily کا ایک case بنتا ہے اور سال میں 365 cases بنتے ہیں۔ ان cases کے انہوں نے جو وہاں پر victims دکھائے ہیں جن کو اس طریقے سے victimize کیا گیا ہے کہ ان کے زخم نظر بھی نہ آئیں اور ان کے ٹارچر کے طریقے ایسے تھے جو انسان کے رونگٹے کھڑے کر دینے والے تھے جن کو دیکھ کر آپ کی روح کانپ اٹھتی ہے۔ وہ شہر ہمارے لاء منسٹر کا ہے۔ اگر ہمارے لاء منسٹر کے شہر کا یہ عالم ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ آپ کی بات کا جواب خود دیں گے۔ بہت مہربانی۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوری دنیا کے ممالک میں تھانے یا کچہریوں جیسے ادارے اصلاح کے لئے بنائے جاتے ہیں نہ کہ ٹارچر کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ ہم 16 فیصد بجٹ ریاستی دہشت گردی کے لئے بڑھا رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر حزب اقتدار کی خواتین ممبران محترمہ فرزانہ بٹ اور
محترمہ سلمٰی بٹ کی طرف سے مسلسل مداخلت)

MR SPEAKER: Order please, Order please. Order in the House.

دیکھیں، ٹائم پہلے ہی بڑا مختصر ہے۔ مہربانی کر کے مداخلت نہ کیا کریں۔ ان کو بات کرنے دیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے اُن کی بات نہیں سنی۔ جی، محترمہ نبیلہ حاکم علی خان!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ لوں گی۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order please, Order in the House.

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! یہاں پر پولیس کے کوئی افسران موجود نہیں ہیں۔یہاں آئی جی کو ہونا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: خان صاحب! کوئی ضروری نہیں ہے۔یہاں پر منسٹر صاحبان بیٹھے ہیں جو آپ کی بات کا جواب دیں گے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! آج ہم پنجاب کے بجٹ پر بات کر رہے ہیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہم ایک اہم ادارے کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو ہماری عزتوں اور جان و مال کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ محترمہ! آپ کیا کر رہی ہیں؟ جی، بات کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میں اپنی بات شروع کرنے سے پہلے آپ سے صرف یہ گزارش کروں گی کہ ہم یہاں پر بات کر رہے ہیں کہ یہاں کیا غلط ہو رہا ہے اور کون سے روّیے ہم ٹھیک کرنے جا رہے ہیں؟(قطع کلامیاں)

سب سے پہلے ہمیں حکومتی بنچوں پر بیٹھی خواتین کے روّیوں کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ٹھیک ہو جائے گا۔Don't worry آپ بات کرتی جائیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میری انتہائی قابل احترام بہنیں یہاں پر بیٹھی ہوئی ہیں۔ میں آپ کے توسط سے یہ عرض کروں گی کہ یہ مسئلہ میرا نہیں ہے یہ مسئلہ ہمارے ملک اور ہماری عوام کا ہے۔

جناب سپیکر: آدھ گھنٹہ ایوان کا وقت بڑھایا جاتا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! اگر آج ہم یہاں پر اکٹھے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے اگر آپ ایوان میں بیٹھی خواتین کو نہیں روک سکتے تو ہم کیا بات کریں گے ؟

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ معزز خواتین ممبران! اُن کی بات سنیں پھر منسٹر صاحب نے جواب دینا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! اگر آپ ایوان کو ٹھیک نہیں کر سکتے تو ہم یہاں پر کسی اور کی بات کیا کریں گے ؟ ہم کسی ادارے کی درستی کی کیا بات کر سکتے ہیں اگر ہم ان کے روّیے ٹھیک نہیں کر سکتے، آپ Custodian ہیں یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔ ہم اس ایوان میں کسی دوسرے ادارے کی کیا بات کریں پنجاب کا سب سے بڑا ادارہ تو یہ معزز ایوان ہے اور یہاں پر اس طرح کے روّیے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے اُن کو کہہ دیا ہے۔آپ بات کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! آپ ایوان کے Custodian ہیں،ان کو گلو بٹ کی بہت یاد آ رہی ہے ان کو وہاں بھجوائیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ میرے ساتھ بات کریں۔آپ اُدھر کیوں دیکھتی ہیں؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! یہ خواتین وہاں جانے کے لئے بہت بے چین ہیں ان کو اُدھر بھجوادیں یہ یہاں پر کیا کر رہی ہیں؟ ان کے روّیے اس بات کی علامت ہیں کہ یہ بھی وہاں جانا چاہتی ہیں لہذا ان کو وہاں بھیج دیں۔کیا ان لوگوں کو خدا کا خوف نہیں آتا؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ مجھ سے بات کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! ہم اپنے پنجاب کی بات کر رہے ہیں اور بجٹ کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اُن سے direct نہ ہوں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! آپ سپیکر ہیں اور Custodian ہیں۔

MR SPEAKER: Order please, Order in the House. This is last warning to you.

جی، محترمہ! اب آپ بات کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میں صرف مختصراً یہ عرض کروں گی کہ ہم سب کا مقصد اور خواہش ایک ہے۔ ہم سب یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک کی سالمیت کے لئے کچھ کریں۔اگر ہم اس ملک کی سالمیت کے لئے کچھ نہیں کر سکتے اور ایسے ادارے جو کہ ہماری اور اس ملک کی حفاظت کے لئے ہیں جن کو ہم انصاف کے لئے بلاتے اور آواز دیتے ہیں ان کے لئے اتنا زیادہ بجٹ بھی رکھتے ہیں اگر ہم ان کی تربیت نہیں کر سکتے تو پھر ہم اگلا قدم کیا اٹھا سکتے ہیں؟ سب سے بڑی بات سوچنے کی یہ ہے کہ ہم آج اس پلیٹ فارم پر پولیس کے روّیے اور conduct کی بات کریں۔پولیس کے اعمال جو آج تک ہم نے دیکھے ہیں، جن جن واقعات میں پولیس ملوث ہے ان میں تو آج کل ڈاکو بھی ملوث نہیں ہوتے جو کردار آج پولیس کا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس حکومت اور ہم سب کے لئے بھی یہ لمحہ فکریہ ہے اور ہم سب کو چاہئے کہ ہم اس کو ایک مقصد بنائیں۔ اگر ہم ایک اچھا فنڈ پولیس کو دیتے ہیں اور ویسے بھی ان کی تنخواہوں کی مد میں ایک بڑا حصہ پنجاب کے بجٹ کا جاتا ہے تو کیوں نہ ہم اس پر check and balance رکھیں؟ ہمیں بہت شدت سے اس بات کا احساس ہے کیونکہ ہمارے ہر شہر، ہر ضلع، ہر تحصیل، ہر ریجن اور ہر صوبے میں ہمیں سب سے زیادہ اس وقت جو problem آ رہا ہے وہ پولیس کے رویوں سے آ رہا ہے کیونکہ پولیس کا عمل انتہائی ناقابل برداشت ہے۔ ان کے ظلم اور زیادتی سے آئے دن جو واقعات ہو رہے ہیں تو کیوں ہم ان سے آنکھیں بند کر کے بیٹھے ہیں؟ واقعات کی مثال میرے بہت سارے یہاں پر موجود colleagues نے دی ہے مگر ہم کون سے واقعہ کی بات کریں، کون سے ڈاکے، کون سے قتل، کون سی زیادتی کی بات کریں اور کون سا ایسا عمل ہے جس میں پولیس ملوث نہیں ہے؟ مجھے بتائیں کہ ان کی protection اور سربراہی کون کر رہا ہے اور ان کے سرپرست کون ہیں؟ وہ سرپرست ہمارے حکمران ہیں۔ ہم کیوں بھول جاتے ہیں کہ ہمیں پولیس کی درستی کے لئے سب سے پہلے اپنے آپ کو بھی ٹھیک کرنا ہے اور ہمیں یہ سوچنا ہے کہ جب ہم ان کو بجٹ کا ایک بہت بڑا حصہ allocate کرتے ہیں تو کیوں ہم ان سے اچھے results کی توقع نہیں کر سکتے؟

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ جب تک ہم اپنے ایسے اداروں کی کارکردگی کو assure نہیں کریں گے تب تک ہم کبھی بھی اپنے اس ملک کے لئے وہ مقاصد حاصل نہیں کر سکتے جن کی ہمارے اندر خواہشات ہیں۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، کھگہ صاحب!

جناب احمد شاہ کھگہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں بھی کچھ باتیں تجاویز اور تنقید کے طور پر کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے محکمہ پولیس کے جتنے بھی بزرگ اور بھائی افسران ہیں یہ ہم میں سے ہی ہیں لیکن ان کا رویّہ یہ بن چکا ہے کہ جب وہ وردی پہن لیتے ہیں تو پھر وہ کوئی اور ہی مخلوق بن جاتے ہیں۔ ہر حکومتِ وقت نے پولیس کو بہت support کیا ہے اور کرنا بھی چاہئے کیونکہ اس کے بغیر ہمارا معاشرہ کامیاب نہیں ہے۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ میرے حساب کے مطابق سپاہی کی کم از کم تنخواہ 20 سے 25 ہزار روپے ہے، اے ایس آئی کی 30 سے 35 ہزار روپے ہے، سب انسپکٹر کی تنخواہ تقریباً 40 سے 45 ہزار کے قریب ہے، ایس ایچ او / انسپکٹر کی تقریباً 50 سے 60 ہزار روپے ہے اور ڈی ایس پی کی تنخواہ 70 سے 75 ہزار روپے ہے جو بہت ہی معقول تنخواہ ہے۔ سرکار کے جتنے بھی محکمے ہیں اُن میں، ججوں کے بعد کسی کا

نمبر آتا ہے تو reasonable تنخواہ اسی محکمے کی ہے۔ ہر حکومتِ وقت کو چاہئے کہ ان سے اُن کی تنخواہ کے مطابق کام لے اور اس میں بہتری لانی چاہئے۔ اتنی تنخواہ کے باوجود کارکردگی میں اتنی بہتری نہیں آئی جتنی ہونی چاہئے۔ میرا حکومتِ وقت سے مطالبہ ہے کہ ان کو بہتر انداز میں مزید بہتر کیا جائے۔ یہاں پر بیٹھے میرے ساتھی زیادہ تر زمیندار گھرانوں سے ہیں اور گاؤں کے علاقوں سے ہیں جو بخوبی سمجھتے ہیں کہ اب حالات یہ ہیں کہ اگر کسی آدمی کی کوئی گائے بھینس چوری ہو جائے یا لڑائی ہو جائے تو وہ تھانے ہی نہیں جاتا۔ وہ تھانے کیوں نہیں جاتا اس کی وجوہات آپ کے علم میں بھی ہیں اور مجھے بھی پتا ہے؟ اگر لڑائی کی وجہ سے وہ تھانے چلا جائے تو انسپکٹر صاحب کی فیس الگ ہے، سب انسپکٹر کی الگ ہے، تفتیشی اور محرر کی الگ ہے۔ پولیس والے اس تنخواہ کے باوجود بہت سارے پیسے اور بھی اکٹھے کرتے ہیں۔ اس میں میری تجویز یہ ہے کہ جہاں اتنے فنڈز ہر سال دیئے جاتے ہیں اگر آپ اس کو بہتر بنانا چاہتے ہیں تو جتنے بھی تھانے ہیں اُن میں کیمرے لگائے جائیں جیسا کہ بنکوں میں لگے ہوئے ہیں۔ تھانے کے بڑے گیٹ پر، محرر کے کمرے، ایس ایچ او کے کمرے اور بیرکوں میں کیمرے لگے ہونے چاہئیں جن کا رابطہ direct ایس پی صاحب سے ہو۔

جناب سپیکر: ابھی تو آپ 81- ارب روپے سے گھبرا رہے ہیں۔ جب ان کے کیمروں کے پیسے آئیں گے تو پتا نہیں بات کہاں پہنچے گی؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! ایک ارب روپے سے زائد کیمرے نہیں آئیں گے اور 81- ارب روپے بجٹ میں سے ہی لگائے جائیں۔ کیمروں کے لگنے کا اثر یہ ہوگا کہ ان کی کیمروں کی movement ایس پی صاحب کے دفتر میں live چل رہی ہوگی۔

جناب سپیکر: اب آپ wind up کر دیں۔ دیکھیں، ابھی آپ کی پانچ کٹوتی کی تحاریک باقی ہیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! اس طرح سے پولیس کے حالات بہتر کئے جا سکتے ہیں۔ ان کی تنخواہ اگر double بھی کر دی جائے لیکن جب تک ان کے اوپر معلومات نہ رکھی جائیں تب تک یہ ہمارا معاشرہ اسی طرح ہی رہتا ہے۔ میری اس میں گزارش ہے کہ کوئی ایسا بہتر سسٹم لایا جائے جیسا کہ بنکوں میں ہے تاکہ غریب آدمی کی بات سنی جا سکے اور ان کی ایف آئی آر کاٹی جا سکے۔

جناب سپیکر: آپ کا بہت شکریہ۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! کتنے کیس ایسے ہیں جو سال سال پولیس درج ہی نہیں کرتی۔ جب وہ بے چارا مدعی اُن سے بچ بچا کر کچھ دے کر آ جاتا ہے تو بڑے گیٹ کے باہر رضاکاروں کی ایک یلغار ہوتی ہے جو اُس سے دو دو سو روپیہ مانگتے ہیں۔

جناب سپیکر: کھگہ صاحب! آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! اس کو بہتر کیا جائے اور بہتر تجاویز لائی جائیں۔ اس کے علاوہ ان کے فنڈز کم کئے جائیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب میں سوال put کرنے لگا ہوں۔ منسٹر صاحبان ذرا توجہ فرمائیں۔ رانا صاحب! آپ بولیں کیونکہ آپ نے جواب دینا ہے اس کے بعد میں نے سوال put کرنا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جن معزز ممبران نے اس cut motion پر اظہارِ خیال کیا ہے مجھے ان کے خیالات کی بڑی قدر ہے لیکن انہوں نے اس cut motion سے متعلق کوئی بات نہیں کی۔ انہوں نے اِدھر اُدھر سے باتیں کی ہیں اور اس طرح کی باتیں اس سے پہلے بھی کئی دفعہ وہ کر چکے ہیں جن کا کئی دفعہ جواب دیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ تھانوں میں کیمرے لگا دیئے جائیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری آپ سے یہی گزارش ہو گی کہ آپ question put کریں۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"81-ارب 68 کروڑ 39 لاکھ 7 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر PC-21013 کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ رانا ثناء اللہ خان ہر موقع پر بات کرتے ہیں لیکن آج اُن کے ضمیر پر اتنا بوجھ ہے کہ وہ یہاں پولیس کا دفاع نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): وہ یہاں پر بات نہیں کر سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ رانا ثناء اللہ خان کو یہاں پر بات کرنی چاہئے تھی۔۔۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 81۔ارب 68 کروڑ 39 لاکھ 7 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطاء کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال 15-2014 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لاء منسٹر رانا ثناء اللہ، استعفیٰ دو اور چیف منسٹر استعفیٰ دو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 23۔ جون 2014 سہ پہر 3:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔